التبلیغ

یا اهل دار الندوة تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ان لا نحکّم الا القرآن ـ ولا نقبل الا ما وافق قول
الرحمان ـ وهذا هو الدین القیّم ایها المتقاعسون ـ وان القرآن کتاب ختم به الهدی ـ وفیه کتب قیمة وخبر ما یاتی وما مضی
فبای حدیث بعده تؤمنون ـ اعلموا ان الخیر کله فی القرآن وشر الاحادیث ما خالفه فاحذروها ایها المتقون ـ
وکلما خالف هدی القرآن وقصصه فاعلموا انه سقط ولا یقبله الا الفاسقون ـ وانی انا المسیح وبالحق امشی واسیح
ولله انادی واصیح واذکّرکم ایام الله فهل انتم تتذکرون ـ وانی جئتکم ببینة من ربی وعُلّمت ما لم تعلّموا وابصرت
ما لا تبصرون ـ اتکذبوننی ولا تجیئوننی ولا تسئلون ان عیسیٰ مات ولا یجیء باحیاءکم فلا تکذّبوا القرآن ایها المجترؤن ـ
وان کان نازلا قبل یوم القیامة کما تزعمون ـ فلم انکر لما استل عن ضلالة النصاری واعتذر بعدم العلم کما انتم تدرسون
ولم یقل انی اعلم ما احدثوا بعدی بما رددت الی الدنیا ورئیت ما کانوا یعملون ـ وکان الحق ان یقول رب انی رجعت
الی الدنیا باذنک ولبثت فیهم الی اربعین سنة فوجدتهم بعید وثنی وامی وعلیه یصرّون فکسرت صلبانهم
واصلحت زمانهم وقتلت کثیرا منهم فدخلوا فی دین الله وهم یتضرّعون ـ فاسئلوا عیسی کم لم یکذب یوم القیامة
ویخفی شهادة کانت عنده کانه من الذین لا یعلمون * وانی اقسم بالله انی منه فعظموا حلف الله انکنتم تتقون ـ
وانی اعطیت کثیرا من الآیات وسدّ القرآن طریقا آخر من دونی فاین تفرّون ـ وقد جئت علی راس المائة
کما انتم تعلمون ـ وخسف القمر والشمس فی رمضان ـ لیکونا آیتین لی من ربی الرحمان ـ ثم انزل الطاعون
لعل الناس یتفکرون ـ فما لکم لا تنظرون الی آی الله او تغاف عیونکم ما تنظرون ـ ایها الناس عندی شهادة
من الله فهل انتم تؤمنون ـ ایها الناس عندی شهادات من الله فهل انتم تسلمون ـ وان تعدّوا شهادات
ربی لا تحصوها فاتقوا الله ایها المستعجلون ـ افکلما جاءکم رسول بما لا تهوی انفسکم ففریقا کذبتم
وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من الله ایها الخائنون ـ اقتلتمونی بفتاوی القتل ودعاوی
رفعتموها الی الحکام ثم لا تتندمون ـ کتب الله لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا الله ایها المحاربون ـ
والله انی صادق ولست من الذین یختلقون ـ اتنکروننی وقد تمت علیکم الحجة الا تردون الی الله او انتم
کسبکم خالدون ـ الا تتدبرون سورة النور والتحریم والفاتحة او تکرهون قراءتها
او علی انفسکم تحرّمون ـ وهذه رسالة منی اهدیت لکم یا اهل الندوة
لعلکم تفتحون عیونکم او تتم علیکم حجة الله ولا تعتذرون بعدها ولا تختصمون ـ
وانی سمّیتها

تحفة الندوة

وانی ارسل الیکم رسلی وانظر کیف یرجعون ـ
وانی ادعو الله ان یجعلها مبارکة لقوم لا یستکبرون ـ رب اشهد انی بلّغت ما امرت فاکتب فی الذین
یبلّغون رسالاتک ولا یخافون آمین ثم آمین

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حاجی حکیم فضلدین صاحب طبع ہوا

تعداد جلد ۱۶۰۰

www.aaiil.org

نظم میر ناصر نواب صاحب دہلوی

کشتیٔ نوح و دعوت الایمان — ہے عجب اک کتاب عالیشان
تازہ ہوتا ہے اسکو پڑھکر دین — اس سے بڑھتی ہے رونقِ ایمان
ہے یہ آبِ حیات سے بہتر — مُردہ روحون کو بخشتی ہے جان
اسکی تعریف سے ہون مین عاجز — وصف سے اسکے لال میری زبان
گمرہون کی ہے رہنما یہ کتاب — ہے ہدایت کا انکے یہ سامان
بیکسون کی ہے تکیہ گاہ یہی — لاعلاجون کا اس مین ہے درمان
ہین مضامین اسکے لاثانی — ہے خدا کے رسول کا یہ نشان
اس سے کہلتے ہین دین کے عقدے — غور سے گر اسے پڑہے انسان
علم آتا ہے جہل جاتا ہے — دور ہوتے ہین اس سے وہم وگمان
باغ دنیا نہین یہ جنت ہے — جس مین پہرتے ہین حور اور غلمان
اس مین ہین شیر و شہد کی نہرین — جابجا اسمین قصر عالیشان
کشتیٔ بے نظیر ہے یہ مفت — کوئی اجرت کا یان نہین خواہان
جس نے ہمکو عطا یہ کشتی کی — ایسے ملاح پر ہین ہم قربان
یا الٰہی تو ہم کو دے توفیق — کیونکہ تو ہے رحیم اور رحمان
دور ہون ہمسے نفس کے جذبات — ہم سے بہاگے پرے پرے شیطان
تیرے حکمون پہ ہم چلین دن رات — دل سے ہم مان لین تری فرمان
ہم سے تو خوش ہو تجہہ سے ہم راضی — جسم سے جب ہمارے نکلے جان
تیرا بندہ ہے ناصر عاجز — چاہتا ہے یہ تجہہ سے تیری امان
تیری رحمت کا تجہہ سے خواہان ہے — فضل کا تیرے تجہہ سے ہے جویان
دور کر اس کے بوجہہ اے مولا — راستہ اپنا اسپہ کر آسان
اتقیا مین اسے بہی شامل کر — رحم کر رحم اسپہ اے سبحان
ڈہانک دے اسکی عیب اے ستار — کہ یہ رکہتا ہے تجہہ پہ نیک گمان
بطفیل محمد و احمد — درد کا اسکے جلد کر درمان ؎
دل سے اپنے ہے یہ غلام امام — کر مدد اس کی ظاہر و پنہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

بہر دمے مددے از خدا ہمی آید
کجاست اہل بصیرت کہ چشم بکشاید

آج ۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کیطرف سے میرے نام شائع ہوا ہے جسمین وہ لکھتے ہین کہ مین ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونیکا دعوی کیا تو وہ لوگ ایسے افترا کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تئیس ۲۳ برس تک (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بہی زیادہ۔ اور پہر حافظ صاحب اسی اشتہار مین لکھتے ہین کہ ان کے اس قول کی تائید مین انکے ایک دوست ابو اسحاق محمد دین نام نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بہی لکہا تہا جسمین مدعیان کاذب کے نام معہ مدت دعوے تاریخی کتابون کے حوالہ سے درج ہین ما حصل اس تمام تقریر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو قرآن شریف کی آیت لَوْ تَقَوَّلَ پر ایمان نہین ہے اور نہ لانا چاہتے ہین اور نہ آیت وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ پر ان کا عقیدہ ہے اور نہ ایسا عقیدہ رکہنا چاہتے ہین بلکہ رسالہ قطع الوتین قرآن شریف کی ان آیتون کو رد کر چکا ہے اور انکے نزدیک گویا یہ تمام آیتین جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ۔ اور جیسا کہ آیت إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ اور جیسا کہ آیت فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ یہ سب منسوخ شدہ ہین جواب اجب العمل نہین اور پہر ان آیتون مین سے وہ بہی آیت ہے جسمین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتین میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو مین اسے پکڑ لیتا اور اسکی رگ جان قطع کر دیتا۔ گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے رد ہو گئین اور اس سے یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالی

سے جو اوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں ہیں اور یہ انبیا علیہم السلام
اگر نعوذ باللہ افترا کرنیوالے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ
میں مفتریوں کیلئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے ٭ اور یہ امکان باقی رہتا ہے
کہ اگر خدا پر کوئی نبی افترا بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اسکے لئے کوئی عذاب نہ تھا گویا خدا کے قانون سے
انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھکر ہیں کہ انمیں جھوٹی دستاویز بنانیوالے دست بدست پکڑے جاتے
اور سزا پاتے ہیں اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو تئیس برس
کی مدت تھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے سے لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری
کرکے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جبتک میں
سب کچھ پورا کرلوں یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور نہ ایسی پیشگوئیوں
کے پورا ہونے سے کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے غرض کیا میں اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے
مذہب کی رو سے اس حفاظت اور عصمت الہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اسمیں
شریک ہوسکتا ہے مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے
کہ ہر ایک مفتری پکڑا جائیگا ذلیل ہوگا ہلاک ہوگا اور فلاح نہیں پائیگا اور انسانی عقل بھی یہی قبول
کرتی ہے کہ کذاب جو خدا کے سلسلہ کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہئے یہی بیان جابجا
خدا کی پہلی کتابوں میں بھی ہے مگر حافظ صاحب کا مقولہ ہے کہ بہتوں نے جھوٹی وحی اور جھوٹی نبوت
کے دعوی کئے اور ان دعووں کا سلسلہ تیس تیس برس تک جاری رکھا اور اپنی نبوتوں پر اصرار کرتے رہے
اور اپنا سلسلہ جھوٹی وحی پیش کرنیکا اخیر دم تک جو ایمانتک اسی کفر پر مر گئے اور خدا نے انکی عمر اور کام میں برکت دی
اور کوئی عذاب کیا اور نہ ثابت ہوسکا کہ کبھی انہوں نے توبہ کی اور کبھی انکی توبہ ملک میں شایع ہوکر لوگوں
کو ان کے دوبارہ مسلمان ہونیکی خبر ہوئی۔ اور حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا ثبوت رسالہ
قطع الوتین میں بخوبی لکھا گیا ہے اور حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں انعام کا پانسو روپیہ لینا نہیں چاہتا صرف
عوض یہ چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتداء ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد
ہوگا جسمیں ہندوستان کے مشاہیر علماء شریک ہونگے مرزا صاحب یعنی یہ عاجز یہ اقرار لکھ دیں کہ جو نظایر پیش

٭ جبکہ حافظ صاحب کے نزدیک جھوٹے پیغمبروں کی بھی اسقدر تائید ہوسکتی ہے کہ باوجود دشمنوں کی جان توڑ کوششوں کے وہ اُسوقت تک زندہ رہ سکتے ہیں کہ اپنے دین کو زمین پر جما دیں تو اس اصول سے سچائی سب خاک میں مل گئی اور جھوٹ اور سچ میں سخت گڑبڑ کیا اور ظاہر ہے کہ ہزاروں دشمنوں کے صدہا ارادوں اور فریبوں اور کوششوں کے مخالف ایک مامور کو زندہ رکھنا اور دین کو زمین پر جما دینا یہ خدا تعالیٰ کا بڑا معجزہ ہے جو ہمیشہ اور کامل نبیوں کو دیا جاتا ہے پس جبکہ اس معجزہ میں جھوٹے پیغمبر بھی شریک ہیں تو اس صورت میں معجزہ بھی قابل اعتبار نہ رہا اور سچے نبی کی سچائی پر کوئی علامت قاطعہ باقی نہ رہی واہ حافظ صاحب آپ نے اسلام کا ہی خاتمہ کیا حافظ ہوں تو ایسے ہوں۔ منہ

کی گئی ہیں (یعنے رسالہ قطع الوتین میں) اگر مقرر کردہ حکم کے نزدیک یعنی ندوہ کے علماء کے نزدیک محک امتحان پر پوری اُتریں یعنی ندوہ نے قبول کر لیا ہو کہ جس عمر کو ابتداء وحی سے میں نے پایا ہے اور جس انکشاف اور پورے زور اور یقین سے خدا کی وحی پر میرا دعوی ہے اور میں نے جس طرح ہزارہا کلمات خدا تعالیٰ کی وحی کے اپنی نسبت لکھے ہیں اور دنیا میں مشہور کئے ہیں ایسا ہی اُن لوگوں نے مشتہر کئے تھے اور خدا پر افترا کیا تھا پر وہ ہلاک نہ ہوئے بلکہ میرے جیسی اُنکی بھی جماعت ہو گئی تو ایسی صورت میں مجھے اس مجلس میں توبہ کرنی چاہئے میں قبول کرتا ہوں کہ ندوہ کے علماء اگر ان کو خدا نے بصیرت دی ہے اور تقویٰ اور انصاف بھی ہے اور پوری غور کرنیکے لئے وقت بھی ہے تو ضرور وہ میرے بیان اور حافظ صاحب کی قطع الوتین کو دیکھ کر سچا فتوےٰ دے سکتے ہیں مگر میں ندوہ کے پاس امرتسر میں آ نہیں سکتا کیونکہ میرا ان لوگوں پر حسن ظن نہیں ہے سچی بات یہ ہے کہ میں نہ تو ان لوگوں کو متقی سمجھتا ہوں [آئندہ اگر خدا کسی کو متقی کر دے تو اسکا فضل ہے] اور نہ عارف حقایق قرآن خیال کرتا ہوں کیونکہ یہ امر لا یمسہ الا المطہرون پر موقوف ہے پھر میں انکا حکم بنا کس وجہ سے منظور کروں ہاں اگر چند منتخب مولوی انمیں سے بطور طالب حق قادیان میں آجاویں تو میں زبانی انکو تبلیغ کر سکتا ہوں ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اسکو روک نہیں سکتا مخالف سے فتوی لینا کیا معنے رکھتا ہے ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کے لئے ایک موقع تبلیغ کا نکالتے ہیں حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سر و پا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اُسوقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعوی پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جبتک اُسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اُسی افترا اور جھوٹے دعوی نبوت پر مرے اور انکا کسی اُسوقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ قبرستان مسلمانان میں دفن کئے گئے اور ایسا ہی یہ حکایتیں ہرگز ثابت نہیں ہو سکتیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ انکی تمام عمر کے مفتریات جنکو انہوں نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تھا وہ اب کہاں ہیں اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اُس کتاب کو دیکھا جائے کہ کیا کبھی انہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعوی کیا اور اس بناء پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھیرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ ہونے میں برابر سمجھا ہے تا تقوّل کے معنی اُسپر صادق آویں۔ حافظ صاحب کو معلوم نہیں کہ تقوّل کا حکم قطع اور یقین کے

متعلق ہے پس جیسا کہ مینے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مین سناتا ہون یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے
جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور مین خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہون اور ہر ایک مسلمان کو
دینی امور مین میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جسکو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ
مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہین ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے
وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اسکو رد کر دیا مین صرف یہ نہین کہتا
کہ مین اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ مین یہ بھی کہتا ہون کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلعم کیطرح مین
سچا ہون اور میری تصدیق کیلئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہین۔ قرآن نے میری گواہی
دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے پہلے نبیون نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ
جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے **آنے کا زمانہ** متعین کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے
بھی گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہین جو میرے لئے گواہی نہین دے چکا اور یہ جو مینے کہا کہ میرے دس ہزار
نشان ہین یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر ایک سفید
کتاب ہزار جز کی بھی کتاب ہو اور اسمین مین اپنے دلائل صدق لکھنا چاہون تو مین یقین کہتا ہون کہ وہ کتاب
ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہین ہونگے اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام مین فرماتا ہے اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَ
اِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ یعنے
اگر یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائیگا اور اسکا جھوٹ ہی اسکو ہلاک کر دیگا لیکن اگر سچا ہے تو پھر
بعض تم مین سے اسکی پیشگوئیون کا نشانہ بنینگے اور اسکے دیکھتے دیکھتے اس دار الفنا سے کوچ کرینگے۔ اب اس
معیار کے رو سے جو خدا کے کلام مین ہے مجھے آزماؤ اور میرے دعوے کو پرکھو کیا یہ سچ نہین ہے کہ ان مولوی
صاحبون نے میرے تباہ کرنیکے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے گالیون کے
اشتہار شایع کرتے کرتے شیعون کو بھی پیچھے ڈال دیا میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے اور کئی دفعہ فوجداری
الزامون کے نیچے رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا میری طرف آنیوالون پر وہ سختی کی گئی کہ بجز صحابہ کی
اس زندگی کے جب مکہ مین تھے دنیا مین اس توہین اور تحقیر اور ایذا کی نظیر نہین پائی جاتی بعض میرے
متعلقین غیر ممالک کے انہین ممالک مین قتل کئے گئے۔ غرض اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ میری معدوم

کرنیکے لئے اور لوگون کو میری طرف آنیسے منع کرنیکے لئے ناخنون تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ باقی نہ چہوڑا بہت سی بیحیائی کے کام بہی انہین مولویون مین سے بعض سے ظہور مین آئے میرے پر جہوٹی مخبریان بہی کیگئین اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتون کیساتہ اکسایا گیا مگر کچہہ خبر ہی کہ اسکا نتیجہ آخرکار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ مین ترقی کرتا گیا جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کہڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیان کین کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دینگے اس وقت میرے ساتہہ کوئی بڑی جماعت نہ تہی بلکہ صرف چند آدمی تہے جن کو انگلیون پر گن سکتے تہے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ مین جب براہین احمدیہ چہپ رہی تہی مین صرف اکیلا تہا کون ثابت کرسکتا ہے کہ اسوقت میرے ساتہہ کوئی ایک بہی تہا یہ وہ زمانہ تہا کہ جبکہ خداتعالی نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیون مین مجہے خبر دی تہی کہ اگرچہ تو اسوقت اکیلا ہی مگر وہ وقت آتا ہے جو تیرے ساتہہ ایک دنیا ہوگی اور پہر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈینگے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا خدا پاک ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پہیلائیگا اور انہین برکت دیگا اور بڑہائیگا اور انکی عزت زمین پر قایم کریگا جبتک کہ وہ اسکے عہد پر قائم ہونگے ۔ اب دیکہو براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیون کا جنکا ترجمہ لکہا گیا وہ زمانہ تہا جبکہ میرے ساتہہ دنیا مین ایک بہی نہین تہا جبکہ خدا نے مجہے یہ دعا سکہلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ یعنے اے خدا مجہے اکیلا مت چہوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہی۔ یہ دعا الہامی براہین مین درج ہے غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ مین اسوقت ایک گمنام آدمی تہا مگر آج باوجود مخالفانہ کوششون کے ایک لاکہہ سے بہی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات مین موجود ہی پس کیا یہ معجزہ ہی یا نہین کہ میری مخالفت اور میرے گرانے مین ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور انکے رفیق چہوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے اگر یہ معجزہ نہین تو پہر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبہ پوش خود ہی کرین کہ کس چیز کا نام ہے۔ اگر مین صاحب معجزہ نہین تو جہوٹا ہون - اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہین تو مین جہوٹا ہون۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحون مین نہین بٹہا دیا تو مین جہوٹا ہون اگر قرآن نے سورہ نور مین نہین کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت مین سے ہونگے تو مین جہوٹا ہون اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہین رکہا تو مین جہوٹا ہون اے فانی انسانون ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ بجز اسکے معجزہ کیا ہوتا ہی کہ اسقدر مخالفون کے جنگ وجدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ

پیشگوئیان سچی نکلین جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تہین تم ثابت نہین کر سکتے کہ اُس زمانہ مین ایک فرد انسان بہی میرے ساتھ تہا مگر اِسوقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاوین تو مین یقین کہتا ہون کہ وہ شہر امرتسر سے بہی کچھہ زیادہ ہوگا حالانکہ براہین کے زمانہ مین جب یہ پیشگوئی کی گئی مین صرف اکیلا تہا پھر اگر مولویون کے مزاحمت درمیان نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑہتا لیکن اب تو مولویون اور انکے تابعدارون کی مخالفانہ کوششون نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑہا دیا اور بجائی اسکے کہ حسب مضمون اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُه مجہے صرف صادق ہونیکی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت ملجاتی اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیان جو اس زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا مین شایع ہو چکی ہین وہ پوری ہو گئین اب دوسرا جزء اس آیت کا دیکھو۔ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ یہ معیار بہی کیسا اعجازی رنگ مین پورا ہوا خدا نے مجہے مخاطب کرکے فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتك ہر ایک شخص جو تیری اہانت کریگا وہ نہین مریگا جبتک اپنی اہانت نہ دیکھہ لے۔ اب مولویون سے پوچہو کہ انہون نے میرے مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی ذلت بہی دیکہی ہے یا نہین۔ اب کون میری توہین کرنیوالا یول سکتا ہی کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو یصبکم بعض الذی یعدکم ہے میری تائید کیلئے ظہور مین نہین آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تہوڑے نہین۔ کیا مخالفون کی اس مین کچھہ تہوڑی ذلت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی مین یعنے صفحہ ۲۷ مین میری پر عام لفظون مین بد دعا کرکے یعنے فریقین مین سے کاذب پر بد دعا کرکے خود ہی چند روز کے بعد مرگیا۔+ محمد حسن بہین نے اپنی تحریر مین لعنت اللہ علی الکاذبین کا لفظ میرے مقابل پر بولا وہ کتاب پوری نہ کرنے پایا کہ سخت عذاب سے مرگیا۔ پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب مین میرے مقابل پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہا وہ معًا جرم سرقہ مین اس طرح گرفتار ہوا کہ اُس نے ساری کتاب محمد حسن مردہ کی چرالی اور کہا کہ مینے بنائی ہے اور جہوٹھ بولا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکہا اور پہر تیسری مصیبت یہ کہ محمد حسن مردہ نے جس قدر میری کتاب اعجاز المسیح پر جرح خیال کیا تہا وہ جرح بہی سارا غلط ثابت ہوا اس نے ابہی نظر ثانی نہین کی تہی کہ وہ مرگیا اس نادان نے جو عربی سے بے بہرہ ہے اُس تمام جرح کو سچ سمجھ لیا۔ اب بتلاؤ کہ یہہ بہی ایک قسم کی موت ہے یا نہین کہ کتاب کا مسودہ چرایا اور وہ چوری پکڑی گئی اور پہر گدی نشین ہوکر صریح جہوٹھہ بولا کہ کتاب مینے بنائی ہے اور پہر جرح جو چرایا اُس مین بہی غلطیاں تہین کہ

✿ مہر علی نے محمد حسن مردہ کی نکتہ چینی پر بہروسہ کرکے یہ جاہلانہ الزام میرے پر لگایا کہ عرب کی بعض مشہور مثالین یا فقرے جو مقامات حریری وغیرہ سے بہی نقل کئی ہین وہ بطور اقتباس میری کتاب مین بہی پائی جاتے ہین جو دو تین سطر سے زیادہ نہین گویا اس نادان کی نظر مین یہ چوری ہوئی سوا اسکے ضرور تہا کہ وہ پیشگوئی اپنا چہرہ دکہلاتی کہ انی مھین من اراد اھانتك لہذا وہ ایک ساری کی ساری کتاب کا چور ثابت ہوا اور جہوٹ بولا اور غلط نکتہ چینی کی پیروی کی اور متنبہ نہ ہوسکا کہ یہ غلط ہے اسطرح وہ تین سنگین جرموں مین پکڑا گیا کیا یہ معجزہ نہین۔ منہ

+ دیکھو کہ کیا یہ معجزہ نہین کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملاؤن سے میرے پر فتوی کفر کا لکھوایا تہا وہ مباہلہ کرکے خود ہی مرگیا۔ منہ

گویا نجات ہی کیا اس عذاب سے عذاب جہنم زیادہ ہے ۔ ❀

پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میری توبہ کیلئے یہی صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوۃ کی نکل آوے جسکو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جسکی صفت میں لاریب فیہ ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اسکو دفن کیا اور کسی عذاب سے ہلاک نہ ہوا تو صرف اسی قدر سے کوئی کاذب مدعی نبوت میرے برابر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میری تائید میں معجزات بھی ہیں اور بایں ہمہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر حافظ صاحب کوشش کرتے کرتے دنیا سے رخصت بھی ہو جائیں یا کسی اور کو یا ابو اسحاق محمد دین سے ایک اور نہر رسالہ قطع الوتین کا تصنیف بھی کرا لیں اور گو ایسا شخص اپنے لئے خودکشی پسند کرکے قطع الوتین بھی کرے تاہم یہی حافظ صاحب کے نصیب ہوگا کہ جس طرح میں قریباً تئیس ۲۳ برس سے اپنی وحی برابر آجتک شایع کر رہا ہوں اسیطرح اسکی مسلسل تئیس برس کی وحی کا مجموعہ پیش کرسکیں جسپر اسنے میری طرح قسم کھا کر بیان کیا ہو کہ یہ وحی یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام ہے اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں یہی الفاظ اپنی نسبت لکھ چکا ہوں ۔ یہ تو ایک ادنیٰ درجہ کی بات تھی کہ جھوٹوں کیساتھ میرا موازنہ کیا جائے مگر میں تو اس سے بڑھکر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزار ہا معجزات ابتک ظاہر ہو چکے ہیں جنکے ہزار ہا گواہ ہیں اور قرآن شریف میرا مصدق ہے کیا یہ میرا حق نہیں ہے کہ مقابلہ کیوقت ان ثبوتوں کو کسی کاذب پیش کردہ کی نسبت آپ سے طلب کروں بھلا بتلائیں کہ میرے بغیر کس کیلئے بموجب حدیث دارقطنی کے **کسوف خسوف** ہوا کس کے لئے بموجب احادیث صحیحہ کے **طاعون** پڑی کس کیلئے ستارہ **ذوالسنین** نکلا ۔ کس کے لئے **لیکھرام** وغیرہ کے نشان ظاہر ہوئے ۔ لیکن **ندوۃ العلما** اگر اپنے تئیں اسم بامسمی کرنا چاہے تو اب اسکی اپنی ذاتی ہدائت کیلئے خواہ حافظ صاحب اس سے کچھ حصہ لیں یا نہ لیں اسقدر بھی کافی ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب سے تو ایسے **مدعیان نبوت** کا حلفاً ثبوت مانگے جنکی وحی کاذب کا قرآن شریف کیطرح تئیس ۲۳ برس تک برابر سلسلہ جاری رہا اور ان سے ثبوت مانگے کہ کہاں انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی یقینی ہے اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ کیا وہ لوگ اس زمانہ کے مولویوں کے فتوے سے کافر ٹھہرائے گئے تھے یا نہیں اور اگر نہیں ٹھہرائے گئے تو اسکی کیا وجہ ۔ کیا ایسے مولوی فاسق فاجر تھے یا نہیں جنہوں نے دین میں ایسی لاپروائی ظاہر کی اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ ایسے لوگ کن قبروں میں دفن کئے گئے کیا مسلمانوں کی قبروں میں یا علیحدہ اور اسلامی سلطنت میں قتل ہوئے یا امن سے عمر گذاری

❀ [illegible]

حافظ صاحب سے تو یہ ثبوت طلب کیا جائے اور پہر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور
حدیثیہ کے طلب **ثبوت** کے لئے بعض **منتخب علماء ندوہ** کے قادیان مین آوین اور مجہہ
سے معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لین پہر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق
مینے پورا ثبوت نہ دیا تو مین راضی ہون کہ میری کتابین جلائی جائین لیکن اس قدر محنت اُٹہانا پڑے
یا خدا کا کام ہے **ندوہ** کو کیا ضرورت جو اس قدر سر درد اٹھاوے اور کونسا فکر **آخرت** ہے **تا خدا** سے
ڈرے مگر ندوہ کے علماء ایک ایک کرکے یاد رکہین کہ وہ ہمیشہ اس **دنیا** مین نہین رہ سکتے موتین لگاتار
رہی ہین اور جس **لہو و لعب** مین وہ مشغول ہو رہے ہین جسکا نام وہ **دین** رکہتے ہین خدا آسمان پر دیکہہ رہا
ہے اور جانتا ہے کہ وہ **دین** نہین ہے وہ ایک چھلکے پر راضی ہین اور **مغز** سے بیخبر ہین یہ اسلام کی خیر خواہی
نہین بلکہ بدخواہی ہے **کاش** اگر انکی آنکہین ہوتین تو وہ سمجہتے کہ دنیا مین بڑا گناہ کیا گیا کہ خدا کے **مسیح**
کو رد کر دیا گیا اس بات کا ہر ایک کو مرنیکے بعد پتہ لگیگا اور حافظ صاحب مجہے ڈراتے ہین کہ تم اگر امرتسر مین نہ آئے
تو اپنے دعوی مین تمام دنیا مین کاذب سمجہے جاؤگے **ای حافظ** صاحب! دنیا کس کی ہے خدا کی یا آپ کی آپ لوگ تو
اب بہی مجہے کاذب ہی سمجہہ رہے ہین اسکے بعد اور کیا سمجہینگے آپ کی دنیا کی ہین کیا پڑا ہر ایک نفس میری خدا کی قدمون کے
نیچے ہے ای بدانديش حافظ تجہے کیا خبر کہ کس قدر خدا کی تائید میری ترقی کر رہی ہے حاسد اگر مر ہی جائے تو یہ ترقی رک
نہین سکتی کیونکہ خدا کے ہاتہہ سے اور خدا کے وعدہ کے موافق ہے نہ انسان کے ہاتہہ سے خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور
ہندوستان کے شہرون کو بہر دیا چند سال مین ایک لاکہہ سے بہی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی کیا ابہی آپ نہین سمجہے کہ
آسمان پر کس کی تائید ہو رہی ہے میری خیال مین تو دس ہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت
مین داخل ہوگئے اور مین یقین کہتا ہون کہ تہوڑی دنون مین میری جماعت سے زمین بہر جائیگی - اے حافظ صاحب! کیا آپ وہی حافظ
صاحب نہین جنہون نے مجہکو بلا واسطہ دیگرے کہا تہا کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کہتے تہے کہ قادیان پر ایک **نور نازل** ہوا جس سے
میری اولاد محروم رہ گئی افسوس آپنے قبر مین عبد اللہ صاحب کو دکہہ دیا کیا انکے قول کے مخالف یہ طریق خلاف آپکو
لازم تہا - پہر کیا میان محمد یعقوب آپکے حقیقی بہائی نہین ہین جنسے بہی تو ذرا پوچہہ لیا ہوتا وہ تو قریباً دس برس سے
دہائی دے رہے ہین کہ انکو بہی مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی نے قادیان کا ہی حوالہ دیا تہا کہ نور قادیان مین
اور وہ غلام احمد ہے اور انہون نے خبر دی ہے کہ وہ اب تک اس گواہی پر قائم ہین اور انکا خط موجود - پہر آپ حافظ کہلا کر حقیقی حافظ

ہی نازل ہوگا

۵ پر توکل نہین کہتے قوم کے ڈر سے جہوٹ بولتے ہین - مین سوچ مین ہون کہ عبد اللہ صاحب کے یہ کیسے مکاشفات تہے جو انکے ساتہہ ہی خاک مین ملگئے آپ جیسے انکے بڑے خلیفہ نے بہی انکا قدر نہ کیا - والسلام علی من اتبع الہدی -

المؤلف مرزا غلام احمد قادیانی
۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

تمام مسلمانون اور تمام سچائی کے بھوکون اور پیاسون کیلئے ایک بڑی خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنکی خارق عادت زندگی اور خلاف نصوص قرآنیہ مع جسم آسمان پر چلے جانا اور باوجود وفات یافتہ نہ ہونیکے پھر وفات یافتہ نبیون کی روحون مین جو ایک تنگ سی بہشت مین داخل ہو چکے داخل ہو جانا یہ تمام ایسی باتین تھین کہ درحقیقت سچے مذہب کیلئے ایک داغ تھا اور نیز مدت دراز سے مغربی مخلوق پرستون کا موحدین اہل اسلام کے ذمہ ایک قرضہ چلا آتا تھا اور نادان مسلمانون نے بھی اس قرضہ کا اقرار کرکے اپنے ذمہ ایک بڑی سودی رقم عیسائیون کی بڑھا دی تھی جسکی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس ملک ہند مین ارتداد کا جامہ پہنکر عیسائیون کے ہاتھ مین گرو پڑ گئے تھے اور کوئی صورت ادائے قرضہ نظر نہ آتی تھی - جب عیسائی کہا کرتے تھے کہ **ربنا یسوع** مسیح آسمان پر زندہ مع جسم چڑھ گیا بڑی طاقت دکھلائی خدا جو تھا مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنیکے بعد مدینہ تک بھی پرواز کرکے نہ جا سکا غار ثور مین ہی تین دن تک چھپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پھر بھی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے بعد فوت ہو گیا اور اب وہ قبر مین اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف کریگا ہر ایک جو اسکو خدا نہین جانتا وہ پکڑا جائیگا اور آگ مین ڈالا جائیگا **اسکا جواب** مسلمانون کو کچھ بھی نہین آتا تھا نہایت شرمندہ اور ذلیل ہوتے تھے اب **یسوع مسیح** کی خوب خدائی **ظاہر** ہوئی آسمان پر چڑھنے کا سارا **بھانڈا پھوٹ** گیا

اول تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی کتابین جنکو پرانے زمانہ مین رومیون یونانیون مجوسیون عیسائیون اور سب سے بعد مسلمانون نے بھی ان کا ترجمہ کیا تھا پیدا ہو گئین جن مین ایک نسخہ مرہم عیسےٰ کا لکھا ہے اور ان کتابون مین بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کیلئے یعنی انکے صلیبی زخمون کے لئے بنائی گئی تھی - ازان بعد کشمیر مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر بھی پیدا ہو گئی - پھر اسکے بعد عربی اور فارسی مین پورانی کتابین پیدا ہو گئین جو بعض ان مین سے ہزار برس کی تصنیف ہین

اور حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیتی اور قبر انکی کشمیر مین بتلاتی ہین اور پھر سب کے بعد جو آج ہمین خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اُس نے مسلمانون کے لئے **عید کا دن** چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال مین بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی مین لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے جسکو کتاب کشتی نوح کے ساتھہ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر **فوت** ہو گئے ہین اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے **اڑہائی لاکہ روپیہ دے کر خرید لیا ہے** کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر ثبوتون کے جمع ہونے کے بعد جو زبردست شہادتین ہین پھر اس بیہودہ اعتقاد پر جو عیسیٰ زندہ ہے باز نہ آنا ایک دیوانگی ہے امور محسوسہ مشہودہ سے انکار نہین ہو سکتا سو **مسلمانون تمہین مبارک ہو آج تمہارے لئے عید** کا دن ہے اُن پہلے جہوٹے عقاید کو دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بناؤ۔ مکرر یہ کہ یہ آخری شہادت حضرت عیسیٰ کی سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر مین جو برآمد ہوئی ہے خود اس شہادت کیلئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ مین ابن مریم کا خادم ہون اور اب مین نوّے سال کی عمر مین یہ خط لکھتا ہون جبکہ مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہین لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ ہے اور بڑے بڑے مسیحی علما اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش قریب قریب وقت مین تہی اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر اسوقت تیس چالیس کے درمیان تہی (دیکھو کتاب سمتہس ڈکشنری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۶ و ہوٹی ٹیولس نیو ٹیسٹمنٹ ہسٹری و دیگر کتب تاریخ) اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اسکے لئے بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ ہم لکہہ چکے ہین ایسی عزت سے یہ تحریر دیکھی گئی ہے کہ ایک رقم کثیر اسکے عوض مین وارثان اُس مقدس راہب کو دی گئی ہے جسکے کتب خانہ سے بعد وفات یہ کاغذ برآمد ہوا اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر ایک اور قوی دلیل ہے کہ ایسے شخص کے کتب خانہ سے یہ کاغذ نکلا ہے جو رومن کیتہلک عقیدہ رکہتا تہا اور نہ صرف حضرت عیسیٰ کی خدائی کا قایل تہا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بہی قایل تہا یہ کاغذات اُس نے محض ایک پرانے تبرکات مین رکہی ہوئی تہے اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تہی اور طرز تحریر بہی پورانی تہی اسلئے وہ اسکے مضمون سے محض ناآشنا تہا یہ **ایک نشان** ہے۔ ماسوا اس نئی شہادت کے جو حضرت پطرس کے خط مین ہی نکلی ہے۔

متقدمین مین ہی عیسائیون کے بعض فرقے خود اس بات کے قایل ہین کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر سے ایک موت کی سی سخت بیہوشی مین اُتارے گئے تہے اور ایک غار کے اندر تین دن کے علاج معالجہ سے تندرست ہو کر کسی اور طرف چلے گئے جہان مدت تک زندہ رہے ان عقائد کا ذکر انگریزی کتابون مین مفصل درج ہے جنمین سے کتاب نیو لایف آف جیزس مصنفہ سٹراس اور کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بلیف اور کتاب سوپر نیچرل ریلیجن کی عبارتین ہمنے اپنی کتاب تحفہ گولڑیہ مین درج کی ہین

المؤلف میرزا غلام احمد قادیانی - ۶ر اکتوبر ۱۹۰۲ء